Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲ محرم الحرام ۱۴۰۱ھ ۔ ۱۱ نبوت ۱۳۵۹ ہش ۔ ۱۱ نومبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۵۵

انتہائی مبارک تقریب سعید، انتہائی مبارک دن، انتہائی مبارک گھڑی

سپین میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھے جانے کی دلوں کو گرما دینے والی تفصیلات

پیدرو آباد کے قصبے کے ہزاروں مرد عورتیں بچے خوشی کے ساتھ تقریب میں شامل ہوئے

قصبے کی معمر ترین عورت اور سب سے کمسن بچے نے بھی سنگ بنیاد رکھنے کی سعادت حاصل کی

(از محترم کرم الٰہی صاحب ظفر انچارج احمدیہ مشن سپین)

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں ۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کا دن انتہائی برکتوں، انتہائی خوشیوں اور انتہائی مسرتوں سے معمور دن تھا جبکہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے سفر یورپ کے تیسرے اور مقدس قافلہ سیدنا حضرت حافظ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے دردمندانہ اور عاجزانہ دعاؤں کے پُرکیف ماحول میں اسلامی عظمت رفتہ کے شہر قرطبہ سے ۳۲ کلومیٹر کے فاصلہ پر قصبہ PEDRO ABAD. پیدرو آباد میں خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کے لئے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ سپین میں ۵۰۰ سال کے بعد یہ سب سے پہلی مسجد ہے۔ جس کی تعمیر کی سعادت جماعت احمدیہ کو حاصل ہو رہی ہے۔ تا خدائے واحد کی توحید اس زمین پر پھیلے اور ہسپانوی قوم ایک دفعہ پھر توحید کے نور سے منور ہو کر اور فخر الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی اختیار کر کے سلامتی اور امن کی زندگی بسر کر سکے۔

آج عید ہے

بلاشبہ اسلام و احمدیت کی تاریخ میں ۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء جمعرات کا دن ایک اور سنہری باب کا آغاز ہے۔ ایک خاص روحانی انقلاب کا دن ہے۔ سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہائش قرطبہ کے ہوٹل MELIA کی چوتھی منزل کے کمرہ نمبر ۴۰۶ میں تھی۔ قصبہ پیدرو آباد جہاں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جانا تھا۔ وہاں جانے کے لئے ہمارے آقا جب اپنے ہوٹل کے کمرہ سے باہر تشریف لائے تو فرمایا۔ "آج عید ہے۔" خاکسار نے عرض کی حضور مبارک ہو۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ نے فرمایا "خیر مبارک"۔ اس کے بعد حضرت اقدس بمعہ قافلہ قرطبہ سے PEDRO ABAD کے لئے روانہ ہوئے۔ قافلہ میں پسر عزیزم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور بھی ایک کار ڈرائیو کر رہے تھے۔ حضور پُرنور نے فرمایا قافلہ کی پہلی کار ان کی ہو۔ تین بجے بعد دوپہر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ مسجد کی زمین میں پہنچ گئے۔ جماعت احمدیہ سپین کے افراد متعدد ممالک سے آئے ہوئے مبلغین کرام اور دیگر افراد نے حضور انور کا استقبال کرتے اور شرف مصافحہ حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی۔ یہ دن ہر سچے مسلمان کے لئے عید کا دن تھا۔ کہ خدا کا مقدس۔ ان میں موجود تھا۔ جس کے نورانی چہرہ کی جھلک دیکھنے کے لئے لوگ ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے۔ باوجودیکہ چار بجے دوپہر لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہوتے ہیں۔ لیکن خدا کے پیارے خلیفہ کی کشش انہیں یہاں کھینچ لائی۔ قصبہ پیدرو آباد کے ہزاروں مرد، عورتیں، بچے، جوان اور بوڑھے انتہائی خوشی اور مسرت لئے ہوئے مسجد کی زمین کے احاطہ میں جمع ہو گئے اسی طرح قرطبہ شہر اور اردگرد کے قصبات کے لوگ اور معززین افراد ایک کثیر تعداد میں جمع تھے۔ ان میں سول گورنر قرطبہ کے نمائندے، پیدرو آباد کے میئر MONTORO کے میئر نیز اخباری نمائندے اور ریڈیو اور ٹی وی کے نمائندے شامل ہیں فرشتوں اور انوار الٰہی کا نزول ہو رہا تھا۔ قلوب پر ایک خاص روحانی کیفیت طاری تھی کہ اسلام کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے سپین میں پہلی مسجد کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔

ہمارے محبوب امام قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر جن کے عہد خلافت میں دین اسلام کی خاص تائید و نصرت کا آسمانی نشان ظاہر ہو رہا ہے۔ وہ بنفس نفیس سپین کی سرزمین میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف فرما ہوئے تا اللہ تعالیٰ کی توحید کا نعرہ بلند ہو اور اسلام اس ملک میں دوبارہ اپنی پوری شان و شوکت سے غالب آئے جہاں سے مسلمانوں کا نام و نشان مٹا دیا گیا تھا۔ حضرت اقدس کے پاک نورانی چہرہ سے محبت الٰہی و نور الٰہی کی جو لہریں نکل رہی تھیں، موجود حاضرین اس کی تاثیریں محسوس کر رہے تھے۔ اور لوگ خوشی سے اچھل کود رہے تھے۔ جشن کا سماں تھا۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

نماز ظہر و عصر

۳½ بجے سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ نے نماز ظہر و عصر پڑھائی۔ سب کے دل محبت الٰہی سے پگھل رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود تھے کہ اے خدا اپنے فضل سے اس سرزمین میں اسلام کو غالب فرما یہاں کے باشندے تثلیث کو چھوڑ کر توحید حقیقی کے نور سے منور ہو جائیں۔ اور نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کو اپنے لئے باعث فخر سمجھیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۸ نبوت / نومبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضرت اقدس کو قارورہ میں انفکشن کی تکلیف ابھی ہے۔

احباب کرام اپنے پیارے مولائے کریم کے در پر عاجزی و انکساری سے جھک جائیں اور متضرعانہ دعاؤں میں حضرت اقدس کی صحت کامل و عاجل کے لئے درد دل سے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ اور ہر دکھ اور تکلیف سے بچائے آمین

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب کرام توجہ سے حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی عمر عطا کرے آمین

۔۔ محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال آمد کے چھوٹے بیٹے عزیزم مسعود احمد خالد کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام خالد سہیل تجویز ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے بابرکت وجود بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو آمین

۔۔ لاہور (بذریعہ تار) مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب آف الائیڈ سائنٹفک سٹور لاہور کی حالت اب بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہت بہتر ہے۔ البتہ بایاں بازو تا حال متاثر ہے اور پوری طرح حرکت نہیں کرتا۔ احباب کامل صحت یابی کے لئے دعا کریں۔ (صلاح الدین لاہور)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
۲ محرم الحرام ۱۴۰۱ھ
۱۰ نبوت ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کائنات کی بنیادی حقیقت اور اسکا اجرِ عظیم

مذہب ہی نہیں اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ اس کائنات کی بنیادی حقیقت توحید باری تعالیٰ ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں اپنی صفتِ خلق کا ذکر کیا ہے وہاں ساتھ ہی اپنے واحد ہونے کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ (الرعد آیت: ۱۷)

ترجمہ:۔ تو ان سے کہہ کہ اللہ ہی ہر ایک چیز کا خالق ہے اور وہ کامل طور پر یکتا اور ہر ایک چیز پر کامل اقتدار رکھنے والا ہے۔

چونکہ خدا تعالیٰ ہر چیز کا خالق اور ہر چیز پر کامل اقتدار رکھنے والا ہے اور اپنی ذات میں کامل طور پر یکتا ہے اس لئے وہی اس بات کا حقدار ہے کہ اس کے بندے صرف اور صرف اُسی کی عبادت کریں اور کسی غیر کو اس کا شریک ٹھہرا کر اس کی عبادت نہ کریں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض احسانات کے گنوانے کے بعد توحید باری کے اس لازمی تقاضا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۝ (المومن آیت ۶۲)

ترجمہ:۔ یہ (یعنی ایسے احسانات کرنیوالا) اللہ تمہارا رب ہے جو ہر چیز کا پیدا کرنیوالا ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں (یعنی وہی لائق پرستش ہے اسکے سوا اور کوئی نہیں)

ان آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ اس کائنات کی بنیادی حقیقت توحید باری تعالیٰ ہے اور توحید باری تعالیٰ کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ صرف اور صرف خدائے واحد ہی کی عبادت کی جائے اور کسی کو بھی اس کا شریک نہ ٹھہرایا جائے اور بجز اُس کے کسی کو بھی لائق پرستش نہ گردانا جائے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک زبردست اعلان کروایا اور اس ضمن میں فرمایا:۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۝ (حٰمٓ السجدہ آیت ۷)

ترجمہ:۔ (اے رسول!) تو کہدے میں بھی تمہاری طرح کا ایک انسان ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا صرف ایک خدا ہے۔ پس اس (یعنی توحید باری) کا خیال کرکے استقلال دکھاؤ (مستقل مزاجی سے توحید باری کے عقیدہ پر قائم ہو جاؤ) اور اسکے استغفار کرتے رہو (کہ پاؤں نہ پھسل جائے)

کائنات کی اس بنیادی حقیقت کو اچھی طرح ذہن نشین کرانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اعلان پر لبیک کہتے ہوئے توحید باری کے عقیدے پر قائم ہو جائیں گے اور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کو لازم پکڑتے ہوئے نیک اعمال بجالائیں گے انہیں کبھی نہ ختم ہونیوالا اجر عطا کیا جائے گا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا اعلان کرانے کے بعد اگلی آیت میں فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ (حٰمٓ السجدہ آیت ۹)

ترجمہ:۔ یقیناً وہ لوگ جو (توحید باری تعالیٰ پر) ایمان بھی لائے اور اس کے مطابق انہوں نے عمل بھی کئے ان کے لئے ایک نہ ختم ہونے والا اجر مقدر ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ نہ ختم ہونے والا اجر کیا ہے؟ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے یہ دیا ہے کہ ایسے سچے اور حقیقی موحدوں کا میرے ساتھ ذاتی تعلق قائم ہو جائے گا۔ میں ان پر اپنے فرشتے نازل کروں گا جو انہیں فلاح دارین کی بشارتیں دیں گے اور ان سے کہیں گے جو کچھ تم مانگو گے وہ تمہیں دیا جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اسی سورۃ میں آگے چل کر فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝ (حٰمٓ السجدہ آیات ۳۱ تا ۳۳)

ترجمہ:۔ وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ (جو کامل طور پر یکتا ہے) ہمارا رب ہے پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے اُن پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اُس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے اور اس (جنت) میں جو کچھ تمہارے جی چاہیں گے تم کو ملے گا اور جو کچھ تم مانگو گے وہ بھی تم کو اس میں ملے گا۔ یہ بخشنے والے اور بے انتہا کرم کرنے والے خدا کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہوگا۔

اس سے ظاہر ہے کہ کائنات کی بنیادی حقیقت توحید باری تعالیٰ ہر سچے دل سے ایمان لانے اور خدائی احکام کی بجا آوری کرنے میں اعمال صالحہ کا اجر بے انتہا عظیم ہے۔ کائنات کی یہی وہ بنیادی حقیقت ہے جسے کرۂ ارض پر پندرھویں صدی میں قائم کرنے کا اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا ہے اور اُس نے ایک کشف کے ذریعہ سے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اس فیصلہ کی اطلاع دی ہے۔ اسی لئے حضور ایدہ اللہ نے احباب جماعت کو مسلسل اور متواتر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ورد جاری رکھ کر اس صدی کا استقبال کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ توحید حقیقی کے از سرِ نو قیام کا مطلب یہ ہے کہ پھر آسمان زمین سے نزدیک ہوگا بعد اس کے کہ بہت دُور ہو گیا تھا۔ روئے زمین پر بسنے والوں کا پھر اپنے واحد و یگانہ خدا کے ساتھ تعلق استوار ہوگا، آسمان سے فرشتے نازل ہو ہو کر انہیں اسی دُنیا میں جنت کی بشارتیں دیں گے، جو وہ مانگیں گے انہیں ملے گا اور جو ان کے جی چاہیں گے وہ بھی انہیں عطا ہوگا۔ اس سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ورد ہر آن جاری رکھنے کی اہمیت ظاہر و باہر ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ احباب جماعت ان ایام میں حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ورد کرنے میں ہمہ تن مصروف ہوں گے اور اس تسلسل و تواتر اور اس کثرت سے اس ورد کو جاری رکھیں گے کہ کائنات کی فضا کو کائنات کی اس بنیادی حقیقت سے معمور کر دکھائیں گے۔

لپٹ گئی میرے دامن سے منزلِ مقصود

رہِ حیات سے گذرے ہیں یوں بھی اہلِ شہود
قدم قدم پہ ثنائیں قدم قدم پہ درود

خُدا سے مانگ، اگر شوق ہے ولایت کا
کلیمِ فقر سے پہلے جبینِ خاک آلود

طلسم خانۂ مغرب میں کھو گئی دُنیا
نہ اب وہ ذوقِ حضوری نہ اب وہ شوقِ سجود

دلیلِ ہستیِ یزداں نہیں تو کچھ بھی نہیں
یہ مہر و مہ یہ ستارے یہ آسمانِ کبود

کچھ اِس لگن سے دھرا راہِ جستجو میں قدم
لپٹ گئی میرے دامن سے منزلِ مقصود

جب اور وسعتیں شہرِ طلب میں در آئیں
تو اور پھیل گئیں رحمتِ خُدا کی حدود

مآلِ کوششِ انساں پہ جب نظر ڈالی
یہی کھُلا کہ عجب شے ہے طالعِ مسعود

کہاں کہاں نہ ملے ہم کو عاشقانِ خُدا
کہاں کہاں نہ چھڑا نغمۂ ھُوالموجود

درِ ثواب مبشر کھُلا تو ہے لیکن
بشرطِ اجر نہیں طاعتِ خُدائے ودود

مبشر احمد راجیکی
ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تخلیق کائنات کا عمل پیہم

(مکرم ماسٹر امیر عالم صاحب، سول لائنز ملک انور روڈ شیخوپورہ)

بعض کوتاہ نظر حضرات اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ تخلیق و تکوین کائنات ہی خدا تعالیٰ کا اصل کام تھا۔ جب یہ کام اتمام پذیر ہو گیا تو ملائکہ بیکار ہو گئے۔ مگر یہ سراسر غلط اندیشی ہے حالانکہ خدا تعالیٰ نے اپنا کام ابتدائے تخلیق سے مختلف منصوبوں میں تقسیم قیامت تک پھیلا دیا تھا۔ تخلیق آدم تک ہم کائنات کے ظاہری حصوں کو دیکھ کر یہ غلط نظریہ قائم کر لیتے ہیں۔

حقیقت الامر اس کے برعکس ہے۔ تکوین کے کام کے تین حصے ہیں جسمانی اور باطنی پھر باطنی حصہ دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ سری و علنی، باطنی حصہ تکوینی عمل کی اس شاخ کا نام ہے جو انسانی عقلی و فکری میلانات کی طرف راجع ہے جس کے کراماتی کرشموں سے دنیا ہزار ہا سال سے مختلف رنگوں میں معمور ہے۔ تیسرا باطنی حصہ اولیاء اللہ کا ہے۔ یہ سارے کرشمے ابتداء سے دیکھنے میں آتے ہیں۔ آیہ مبارکہ کو ایک بار پھر ملاحظہ فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

مِنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ
تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ
وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ
فِيْ يَوْمٍ كَانَ
مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ
اَلْفَ سَنَةٍ

سورۃ نمبر ۷۰ میں خدا نے ذی المعارج کی شان میں

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ

بھی وارد ہوا ہے۔ دونوں آیات خدا تعالیٰ کی صفات و کرامات کے دائمی ظہور کا اعلان کرتی ہیں۔ آیہ ہذا میں تعرج کا صیغہ مضارع جمع غائب اللہ تعالیٰ کی شان عظمت کے دائمی رفیع الشان اقدامات کے مسلسل عمل جاریہ پر دلالت کرتا ہے جس کا واضح مطلب یہی ہے کہ ملائکہ خدائے ذی المعارج کی بلندی درجات کا کام ابتداء سے کرتے چلے آئے ہیں۔ اور ہمیشہ تا قیامت کرتے چلے جائیں گے۔ ان کے ہر کام کی اکائی کا پچاس ہزار سال پر ممتد ہے وہ ہر دور میں متعلقہ اکائی کی تعمیر و تکمیل کا کام پچاس ہزار سال تک کرتے رہتے ہیں یہ گویا عظمت الٰہیہ پر مشتمل و قوع پذیر ہونے والے واقعات کے وقوع میں آنے کا دستور جاریہ ہے جو قیامت تک مستمر رہے گا۔ اس کے لئے یہ کلیہ محض زمین و آسمان کی تخلیق سے وابستہ نہیں بلکہ حکمت دوام پر مشتمل ہے جس میں ہر بار پچاس ہزار کے عرصہ میں کسی نہ کسی منصوبے کی تکمیل وابستہ ہے۔

نیز خدا تعالیٰ بزرگ و برتر نے کائنات میں ترتیب عددی کو ہر نوعی تخلیق میں ملحوظ رکھا ہے۔ اس کی ہر تخلیق راست اقدام کے لئے کلیہ کے تحت مل ملا کر چھ ادوار پر مشتمل ہے۔ آیہ ہذا نے اس حقیقت پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے کہ ہر تخلیق مادی عرصہ پر پھیلی ہوئی ہے۔ تخلیق کی بنیادی روح یہی ہے اور یہی بنیادی روح ملائکہ کا ست عملاً اپنے کاموں کے عمل کو دہرا رہی ہے۔ اس کی قدرت کا یہی تقاضا تھا کہ اس کے رنگ و روپ اسی طرح ظاہر ہوں لہٰذا اس نظریہ کو یقینی قابل قبول حیثیت حاصل ہے۔ آیہ کریمہ

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ
فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا

میں بیان فرمودہ تخلیق نوع انسانی کے بارے میں دستور فطرت کا اطلاق فرما کر یہ امر ثبوت کے طور پر پیش کر دیا ہے کہ ابتدائے تخلیق سے لے کر تخلیق انسانی تک یہی دستور کارکن رہا ہے یعنی اسی فطرتی اصول پر نوع انسان کی تخلیق و تکوین بھی ہوئی یا بالفاظ دیگر تخلیق انسانی کا معیار وہی دستور فطرت ہے جو مندرجہ بالا آیہ میں کو مشارٌ الیہ ہے۔

آیہ ہذا میں ملائکہ اور روح دونوں کے ہر یوم کے کاموں میں برابر کارکن ہونے کا ذکر ہے۔ قرآن مجید سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ تخلیق زمین و آسمان کی تکمیل کے بعد ملائکہ اور روح نظام کائنات کی مشینری چلانے اور اس کی نگرانی کا کام کرنے لگے اور لگے ہوئے ہیں خدا تعالیٰ نے کائنات کو اس کی عظمت کے لحاظ سے دو حصوں میں تقسیم کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ جسمانی اور انسانی یا زمین و آسمان کی پیدائش اور تخلیق آدم جیسا کہ فرمایا:-

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ
مِنْ خَلْقِ النَّاسِ
(المومن ع ۶)

تخلیق زمین و آسمان کو تخلیق آدم کے مقابلہ میں اکبریت حاصل ہے

اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتدائے تخلیق میں ہر نوع تخلیق کا مادہ تکوین کائنات میں ودیعت کر دیا گیا تھا۔ اس لئے زمین و آسمان کی تخلیق ہر ضروری تخلیق کے مقابلہ میں حیثیت کبریٰ کی حامل ہے اور اس کے مقابلہ میں ہر ضروری تخلیق کائنات رحم مادر میں پوشیدہ ہونے کے باعث حیثیت صغریٰ کی حامل ہے جیسے والدین کا وجود بچہ کے وجود کے مقابلہ میں حیثیت کبریٰ کا مالک ہے

شان کبریائی:-

خدا تعالیٰ جن عناصر عالم کے بارے میں اپنے کلام میں اکبر ہونے کا خود ارشاد فرمائے ان کی اکبریت و عظمت اور قدرت کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ ہمیں ایسے مقامات کی تفہیم سے بیگانہ وار لاپرواہ نہیں رہنا چاہیئے۔ قرآن مجید میں زمین و آسمان کے مبینہ اجمالی ذکر میں محض ان باتوں کا ذکر ہے جن کا تعلق ایک دوسرے سے ہے۔ مثلاً زمین کے انحصار و قیام کے بارے میں السَّمَاءَ الدُّنْيَا کو چراغوں سے روشن کیا گیا اور شہاب ثاقب کے ضرر رساں حملوں سے محفوظ کیا گیا السَّمَاءَ الدُّنْيَا کے اوپر سات آسمان تہہ بہ تہہ پیدا کئے گئے۔ جو ایک دوسرے کے ممد و معاون ہو کر زمین کی حیثیت پر فیض بخش صورت میں اثر انداز ہو رہے ہیں۔ عالم فلکیات آسمانی چراغوں کے نور سے معمور ہے۔ زمین آفتاب اور چاند کی روشنی سے منور۔

۲۔ زمین کی آب و ہوا سنیئے۔ خدا تعالیٰ نے اسے اپنے بندوں کے لئے ناگزیر اسباب سے لیس کر کے انسان کی رہائش کے قابل بنا دیا۔ لوازمات زندگی ہر لحاظ سے پورے کر دیئے۔ خدا تعالیٰ کے یہ کام زمین و آسمان کی شان کبریائی کی زبردست دلیل جس میں لاریب کوئی شک و شبہ نہیں۔

۳۔ صفات الٰہیہ کی تکوین کا عمل یہیں تک محدود نہیں یہ وہ چشمہ جاریہ ہے جس کی انتہا ہمارے ناقص علم و فراست سے بالا ہے۔ البتہ خدا تعالیٰ نے بعض امور کے انکشافات ہمارے زیرک سائنس والوں کے کندھوں پر ڈال دیئے ہیں۔ کہ وہ آئندہ وقوع میں آنے والے ممکنات معلوم کر کے عجائبات عالم جدید کی تخلیق کا سہرا اپنے سر لیں۔ چنانچہ ان کی شب و روز کی محنت شاقہ سے کئی علوم سیارگان نئی کہکشاؤں اور سائنسی ترقیات کا علم ہوا۔ ارضی گنجینہ کرامات منصۂ شہود پر آئیں اور آتی چلی جا رہی ہیں۔

۴۔ یہ تو محض موٹی موٹی باتوں کا ذکر ہوا ہے۔ جن تک عقلی و فطری رسائی ہو سکتی ہے مگر شان کبریائی تو اس سے کہیں بالا ہے۔ فکر انسانی جس تک رسا ہونے سے قاصر و عاجز ہے۔ دل پر بڑا خوف مستولی ہو جاتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کی شان کبریائی پر غور کیا جائے۔ یہ تو محض

خدا تعالیٰ کے فرمودہ ارضی اور آسمانی مشینی کل پرزوں کا ذکر ہے۔ خیال آتا ہے کہ ان کے علاوہ باقی ماندہ خلائی علاقہ کس قدر وسیع و عریض ہوگا اس کی حد بندی کرنا ہمارے بس کی بات نہیں۔ خلائے آسمانی کے بارے میں تخیل و تعمق فکر بے کار ہے اور انسان مخلوق ہو کر مجبور۔ اس کا علم محدود اور عقل و فکر ناقص۔

آیہ کریمہ تو نہایت مختصر ہے مگر اس کے ذریعہ پیش آنے والے لامتناہی واقعات کا نقشہ آنکھ کے سامنے رکھ دیا ہے۔ ذرا غور کیجئے ابتدائے تخلیق سے لے کر جملہ شعبہ ہائے حیات میں کس قدر اور کیسے کیسے گوناگوں واقعات لطیفہ و عجیبہ دنیا میں ظہور پذیر ہوتے رہے ہیں جن کا معمولی ذکر تو کیا معمولی یاد بھی کمر شکن ہے۔ یہاں تک کہ موجودہ سائنسی ایٹمی دور نے ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا سائنسی دماغ اور آگے بڑھ رہا ہے۔ علوم سائنسی ترقیات کی طناب کہاں تک مار کرے۔ اتنا یاد رکھنا ضروری ہے کہ ہر فرشتہ متواتر اپنے کام میں لگا ہوا ہے اور اس کا کام قیامت تک ممتد ہے سورہ المعارج ہمیں یہی سبق دے رہی ہے۔

اب تصویر کا دوسرا رخ ملاحظہ ہو۔ خدا تعالیٰ نے آیہ مبارکہ میں تخلیق کائنات کو ان کی ہیئت کذائی کے مطابق زمین و آسمان کو دو کبیر و صغیر حصوں میں تقسیم فرما کر یہ ارشاد فرمایا ہے کہ تخلیق انسان اپنی باطنی استعدادوں کے باعث اپنی شان میں دوسرے عوالم تخلیق سے منفرد اور ممتاز ہے۔ اس واسطے تخلیق آدم کا ان سب سے الگ مذکور ہے۔

دوسرے تخلیق آدم دوسری انواع تخلیق سے بعد میں ہوئی اور یہ جملہ تخلیقات کا حاصل مقصد ہے۔ اور اپنی ذات میں مافوق الفطرت اور رفیع الشان۔ تخلیق کائنات اپنی ذات میں اکبر تو ہے مگر عظمت شان میں ثانوی حیثیت کی مالک ہے۔

تیسرے۔ تخلیق انسان کو آسان جامہ پہنانے سے انتشار بشریت میں سہولت کا پہلو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اولاد آدم ابوالبشر کو پھیلنے میں زیادہ وقت نہیں ہوئی اور غالباً وقت میں بھی کفایت ہی رہی۔ کیونکہ جو کام نسبتاً آسان ہوتا ہے وہ جلد ہو جاتا ہے۔

وسائل :-

وہ کون سے وسائل تھے جو تکثیر و تزئید اولاد آدم کا باعث ہوئے۔ ظاہر ہے عالم انسانیت میں قدم رنجہ ہو جانے سے وہ غیبی وسائل تقدیر الٰہی سے خود بخود پیدا ہوتے چلے گئے۔ آیہ مبارکہ

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ
خَلَقَكُمْ مِّنْ
تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ
اَنْتُمْ بَشَرٌ
تَنْتَشِرُوْنَ.

یہ کیفیت لین کے بعد تراب سے پیدا ہونے سے پیدا ہوئی جس کو آیہ مبارکہ میں بشریت کے دور سے مستنبط کیا گیا ہے یعنی انتشار مخلوق تراب سے بشریت کے عالم کی تخلیق سے ہوئی۔ اس جگہ دوسری آیات کو بھی مدنظر رکھیں جن میں تراب کا ذکر آیا ہے اور تراب کی کیفیت پر روشنی ڈالی گئی۔

اشکال :-

یہاں ایک اشکال پیدا ہوتا ہے کہ تخلیق آدم چھٹے دور میں مکمل ہو جانے کے بعد آئندہ ملائکہ کے کام کا جاری رہنا مقررہ دستور کے خلاف ہے۔ ملائکہ کے آئندہ کام کے عرصہ کی طوالت ادوار سابقہ سے بڑھ جاتی ہے جس سے طبعی دستور شکنی کا اندیشہ ہوتا ہے جو قاعدہ کلیہ کے برعکس ہے حالانکہ آخری پچاس ہزار سال کی اکائی کے تخلیق کائنات کا کام ختم ہو جانے کے بعد دنیا کو ختم ہو جانا چاہیئے۔

اس مسئلہ کی تفہیم میں اول ہمیں اس بات کا اقرار ہے کہ ہر نوع تخلیق کے دور کے عرصہ کا ہمیں پختہ علم نہیں۔ اس بارے میں ہماری عقل تفہیم سے قاصر و عاجز ہے۔ البتہ معلوم ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ کوئی دور اپنی اہمیت کے لحاظ سے پچاس ہزار سال کے عرصہ سے زائد بھی ہو۔ (باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدی کی شکل دورِ ناصری آغاز کرتا ہے

جب آیا مہدیِ برحق زمیں بولی زماں بولا
جمالِ انس و جاں بولا، جلالِ آسماں بولا
گرے ہر شب ستارے اس کی پابوسی کو گردوں سے
زبانِ خامشی سے ہر ستارہ بے تکاں بولا!
گواہی کو مہِ رمضان آیا اک برس یوں بھی
گہن میں آ کے بولا چاند خورشیدِ جہاں بولا
جو اس کے پیٹ میں تھا وہ زمیں نے سب اگل ڈالا
بہت آئے زلازل، بحر طوفاں کی زباں بولا
چڑھائی بحر و بر میں خوب کی قوموں نے قوموں پر
بہت بولی تھیں توپیں آگ بولی اور دھواں بولا
عجب یلغار تھی یاجوج اور ماجوج کا حملہ
وہ حملہ اسلحہ کی اور سیاست کی زباں بولا
لڑے آپس میں طوفاں بجلیاں ٹکرا گئیں باہم
جب ان کے جور سے تنگ آ کے آخر آشیاں بولا
شبوں کی گردنوں کو ڈھونڈنے پھانسی ادھر آئی
تو ان کی مخبری کرنے کو خونِ بے کساں بولا
اُمڈ آیا جہاں میں ہر طرف سیلابِ آزادی
اٹھا طوفان تو ہر قطرہ آبِ رواں بولا
بدل ڈالا زمیں نے اپنا نقشہ جوش میں آ کر
علم لہرائے تازہ، تازہ ملکوں کا نشاں بولا
جہانِ مردہ اٹھ بیٹھا ہے اپنی قبر سے یکدم
یہ کس نے کہہ دیا قم؟ کون عیسیٰ کی زباں بولا؟
سراپا گوش بن کر ہوں کھڑا مینارِ مسجد پر
مکاں سب بول کر چپ ہو گئے "اب لامکاں بولا"
صدی کی شکل دورِ ناصری آغاز کرتا ہے
کیا خود اس نے یہ اعلان ربِّ دو جہاں بولا
رحیلِ قافلہ کا وقت آ پہنچا، کمر باندھو
سحر دم کارواں والوں سے میرِ کارواں بولا
جہاں میں آمدِ مہدی تبسم! اک قیامت تھی
ہوئی چپ مٹ کے دنیائے کہن، تازہ جہاں بولا

(ڈاکٹر عبدالرشید تبسم ایم اے، پی ایچ ڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرنے کے بعد کی زندگی

(مکرم محمد طفیل صاحب مرزا - ایم - اے - لاہور)

اس وقت ہم جس دَور سے گذر رہے ہیں اسے اقتصادی اور معاشی حرص اور دوڑ کا دَور کہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ انسان مادہ پرستی میں کچھ اس قدر ڈوب چکا ہے کہ اسے آخرت کی کوئی پرواہ ہے نہ فکر۔ اخلاق، خلوص، انسانیت جیسی قدریں اپنی قیمت کھو چکی ہیں۔ اس معاشرے میں صرف اس شخص کو مقام حاصل ہے جس کے پاس دنیاوی دولت یا با اثر عہدہ ہے۔ خود غرضی کا یہ عالم ہے کہ آج جس کرسی کو سلام ہو رہا ہو دوسرے دن اس کو کوئی پوچھنے والا نہیں جب اس سے کرسی چھن جائے۔ غرضیکہ مادہ پرستی اپنے عروج پر ہے اور آخرت پر ایمان ختم ہوتا جا رہا ہے۔ اس بڑھتی ہوئی حرص و ہوس کو محسوس کرتے ہوئے میرے دل نے آواز دی کہ "مرنے کے بعد کی زندگی" کے موضوع پر مختصراً کچھ لکھوں تاکہ اپنا ایمان تازہ ہو اور اپنی جماعت کی نوجوان نسل شاید میرے اس سیدھے سادے مضمون سے کچھ حاصل کر پائے۔ میری جماعت کے بزرگوں نے اس عظیم موضوع پر اتنا کچھ لکھا ہے کہ اسے ایک جلد میں اکٹھا کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بن جائے۔ دوست سوچیں گے کہ اس قدر مستند مضامین کی موجودگی میں میرے مختصر مضمون کی کیا حیثیت ہے۔ یقین جانیں کہ میں کسی حیثیت کو حاصل کرنے کے لئے یہ مضمون نہیں لکھ رہا بلکہ اس لئے کہ خود میں لکھتے لکھتے اس اندھی مادہ پرستی کے زہریلے اثر سے محفوظ ہو جاؤں جس نے ملک و قوم کی اکثریت کو اپنا غلام بنا رکھا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک اپنے اندر جھانک کر دیکھے کہ وہ کس حد تک انسانیت کے حقیقی اصولوں اور قدروں پر عمل پیرا ہے اور کس حد تک حرص و ہوس کا منبع۔ تو اکثر اپنے لئے اصلاح کی گنجائش پائیں گے۔ اس مادہ پرستی کی ہوس کا اثر اس وقت کم ہو سکتا ہے جب ہمارا سچے دل سے ایمان ہو کہ یہ دنیا اور اس کی جاہ و حشمت بالکل عارضی اور وقتی ہے اور اگر کسی زندگی کو دوام حاصل ہے تو وہ "اخروی زندگی" ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے پاک کلام قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌ ط وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝

(سورۃ عنکبوت آیت ۶۵)

ترجمہ: اور یہ دنیوی زندگی صرف ایک غفلت اور کھیل کا سامان ہے اور اخروی زندگی کا گھر ہی درحقیقت اصلی زندگی کا گھر کہلا سکتا ہے۔ کاش کہ وہ لوگ جانتے۔

(تفسیر صغیر)

قرآن مجید کی اس آیتِ کریمہ نے دنیا کی زندگی کی حقیقت کا جس شاندار انداز سے ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد بھی ہم غفلت میں رہیں تو اس کی ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے کہ خدا اور اس کی پاک کتاب پر ہمارا ایمان صرف دکھاوے کا اور زبانی ہے ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ربّ عظیم کے اس فرمان کے بعد ہم حرص و ہوس کے غلام بنے رہیں اور آخرت کی فکر تک نہ ہو۔ جائز حد تک وسائل کی تلاش میں کوشاں ہونا، اس دنیا میں رہتے ہوئے ایک خاص حد تک دنیا دار ہونا ضروری ہی نہیں ہمارا فرض ہے لیکن یہ کہ ہم اس مادی دنیا کی محبت میں اندھے ہو کر آخرت کی زندگی سے ہی بے خبر ہو جائیں کسی طرح ہمارے لئے سودمند نہیں۔ یہ دنیا تو دراصل ہمیں تیار کرتی ہے اس روحانی دنیا میں داخل ہونے کے لئے۔ گویا اس دنیا کا وجود دراصل مرہونِ منت ہے اُس روحانی زندگی کا۔ وہ حقیقت ہے اور یہ اس کا ثانوی جزو۔ اس دنیا میں بویا گیا اپنے اعمال کا بیج آخرت میں ہمارے لئے پھل لائے گا۔ نیک اعمال کا پھل بھی یقیناً اعلیٰ و ارفع ہوگا اور بد اعمال ایک عذاب کی شکل میں ہمارے سامنے آئیں گے جس نے اس دنیا کے مفادات کو اپنے لئے کافی سمجھ لیا اور آخرت کے حقیقی اور لازوال فضل کو فراموش کر بیٹھا وہ کیسے اپنی زندگی کو کامیاب و کامران گردان سکتا ہے۔ قرآن پاک نے سورۃ "الحدید" کی آیت نمبر ۲۱ میں دونوں زندگیوں کا کیا خوب نقشہ کھینچا ہے:-

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِيْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ط كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ط وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ لا وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ط وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝

(سورۃ الحدید آیت ۲۱)

ترجمہ:- اے لوگو! جان لو کہ دنیا کی زندگی محض ایک کھیل ہے اور دل کا بہلاوا ہے اور زینت حاصل کرنے اور آپس میں فخر کرنے اور ایک دوسرے پر مال اور اولاد میں بڑائی جتانے کا ذریعہ ہے۔ اس کی حالت بادل سے پیدا ہونے والی کھیتی کی سی ہے جس کا اُگنا زمیندار کو بہت پسند آتا ہے اور وہ خوب لہلہاتی ہے مگر آخر تو اُس کو زرد حالت میں دیکھتا ہے۔ پھر (اس کے بعد) وہ گلا ہوا چورہ ہو جاتی ہے اور آخرت میں (ایسے دنیا داروں کے لئے) سخت عذاب مقرر ہے اور بعض کے لئے اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضاء الٰہی مقرر ہے اور دنیوی زندگی صرف ایک دھوکے کا فائدہ ہے۔

(تفسیر صغیر)

قرآن پاک ایسی آیات سے بھرا پڑا ہے جن میں خدا تعالیٰ بار بار انسان کو یاد دلاتا ہے کہ اے بے خبر انسان! تو کن نعمتوں پر اکتفا کر بیٹھا ہے۔ یہ تو سب عارضی دنیا کی عارضی نعمتیں ہیں۔ اصل سزا تو آخری زندگی میں ہے لیکن آخری زندگی کے مزے سے مستفید وہی ہوگا جو اس پر ایمان رکھے گا اور اس کے لئے صحیح تیاری کرے گا۔ بدقسمتی سے ہم اس دنیا کی نعمتوں اور وقتی، عارضی مسرتوں، جھوٹی شانوں، جھوٹے وقار میں اس حد تک کھو چکے ہیں کہ ہم میں مظلوم انسانیت کے لئے کوئی ہمدردی پیار ہی نہیں رہا۔ ایک مثال ہے کہ ایک غریب بھائی اپنے ایک دولتمند بھائی کے پاس گیا اور اس سے چند روپے ادھار مانگے کہ وہ اپنے بیٹے کا داخلہ بھیج سکے۔ امیر بھائی نے کہا کہ اُسے نئے ماڈل کی آج ہی گاڑی خریدنی ہے جو تین چار لاکھ کی آتی ہے۔ اس کے لئے اسے خود پچاس ہزار روپے کسی سے لینے ہیں۔ اس مثال سے اندازہ ہوگا کہ کوئی روٹی کو ترس رہا ہے اور کسی کو نئے ماڈل کی کار درکار ہے۔ ہر کوئی اپنے اپنے لالچ، طمع کے پیچھے دوڑ رہا ہے۔ آخری اور حقیقی زندگی کی فکر میں ڈوبنے والوں کی کمی ہے حقیقی زندگی کا احساس ہو جائے تو اس زندگی کی ہوس ختم ہو جائے۔ اس ہوس کو ختم کئے بغیر ہم چاہیں کہ فلاحی معاشرے کی تشکیل ہو جائے، ناممکن ہے

درخواستِ دُعا

میرے چھوٹے چچا جان مکرم ڈاکٹر احمد غلام محمد صاحب ابن صوفی غلام محمد صاحب آف ماریشس گزشتہ دو ماہ سے بندشِ پیشاب کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ڈاکٹرز نے آپریشن تجویز کیا ہے۔ اب اسی سلسلہ میں آپ امریکہ تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز ان کی خیریت سے پاکستان واپسی کے لئے بھی دعا فرمائیے۔

راجہ سعید احمد ایم اے ایل ایل بی
S-1/735 سعود آباد کالونی کراچی ۲۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ وقف جدید اور ناصرات الاحمدیہ

چندہ وقف جدید، ناصرات الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے لیے ایک لازمی چندہ ہے۔ اس لازمی چندہ کی وصولی عورتوں کی ذمہ داری قرار دی ہے کہ وہ بچوں کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ وہ سلسلہ کے اخراجات کے لیے زیادہ سے زیادہ قربانی دینے والے بنیں۔ چنانچہ حضرت [illegible] ارشاد ہے:-

"ہمارے بچوں کو یہ ثابت کرنا چاہیے کہ جس طرح ہمارے پہلوں نے اپنا سب کچھ خدا اور اس کے رسولؐ کے قدموں میں نچھاور کر دیا اسی طرح ہم بھی اپنا سب کچھ خدا اور اس کے رسولؐ کے قدموں میں نچھاور کرنے کیلئے تیار ہیں ہم رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بچوں سے پیچھے نہیں رہے۔ ہم اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کرنے کیلئے تیار ہیں اگر آپ اپنے بچوں کو اس قسم کی تربیت دے دیں گی تو ایک طرف جماعت کی ضرورتیں پوری ہو جائیں گی دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی مزید رحمتوں اور فضلوں اور برکتوں کی آپ وارث ہوں گی پھر ان بچوں کی دینی لحاظ سے بھی اچھی تربیت ہو جائیگی"

میری بہنوں اور عہدیداران لجنہ کیا آپ نے جائزہ لیا ہے کہ ناصرات الاحمدیہ کی عمر کی ہر بچی تحریک وقف جدید دفتر اطفال میں شامل ہے یا نہیں جو نہیں ہیں ان کے لیے آپ نے کیا کوشش کی۔ اس طرف خصوصی توجہ دیں اور دفتر اطفال کا جو ٹارگٹ مقرر کیا گیا ہے اسے پورا کرنے کی پوری کوشش کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

چندہ مہمان خانہ مستورات

یکم اکتوبر تا ۱۵ اکتوبر چندہ مہمان خانہ مستورات کی کل وصولی ۴,۸۶,۷۱۹/۹۴ روپے ہوئی ہے جبکہ اس پر اس وقت تک ۵,۵۱,۶۵۲/۷۳ خرچ ہو چکا ہے مزید ۶۴,۹۳۲/۷۹ روپے کی رقم لجنہ نے ابھی پوری کرنی ہے اس لیے سب لجنات پوری کوشش کریں کہ چند ماہ میں یہ رقم پوری کر دیں تا اس چندہ کو ختم کیا جا سکے جن بہنوں نے ابھی تک ۳۰۰/- روپے دینے والی تحریک میں حصہ نہیں لیا وہ اس میں حصہ لیں تا ان کے نام کندہ کروائے جا سکیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

۱۱ اکتوبر کو بعد نماز مغرب میرے مکان واقع لوبدیالہ ضلع وہاڑی میں مکرم مولوی مبارک احمد صاحب قمر مربی سلسلہ مقیم وہاڑی نے میری لڑکی عزیزہ امۃ الکریم صاحبہ سلمہا اللہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیز صلاح الدین صاحب ابن خواجہ شمس الدین صاحب سب پوسٹ ماسٹر قصور سے بعوض مبلغ پانچ ہزار روپے مہر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور سلسلہ احمدیہ کیلئے ہر جہت سے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

(شمس الدین سیال ناظم مجلس انصار اللہ ضلع وہاڑی لوبدیالہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

چندہ وقف جدید اور ناصرات الاحمدیہ فیصل آباد شہر

مندرجہ ذیل بچیوں اور بہنوں نے چندہ وقف جدید ناصرات الاحمدیہ کے سلسلہ میں مجھ سے تعاون فرمایا دعا کیلئے ان کے نام درج کیے جا رہے ہیں تمام احباب و بہنیں دعا فرماویں کہ خداوند تعالیٰ ان سب کی مالی قربانیوں کو قبول فرمائے اور دینی و دنیاوی دولتوں سے مالا مال کرے۔ آمین۔

(سمیعہ انجم گورایہ سیکرٹری ناصرات فیصل آباد شہر)

۱	فریال لعلی بنت شیخ سمیع اللہ صاحب	حلقہ پیپلز کالونی نمبر ۱ فیصل آباد	۲۰۰ روپے
۲	انیلا۔ منزہ۔ فریحہ بنت شیخ حمید اللہ	" " "	۱۰۰
۳	رولی انجم۔ نازیہ انجم۔ نادیہ انجم بنت سید غلام محمد صاحب	" "	۱۵
۴	خالدہ بنت چوہدری احمد دین صاحب	" " "	۱۰
۵	شگفتہ بنت چوہدری ظفر اللہ صاحب		۵
۶	محترمہ امۃ المنان صاحبہ اہلیہ چوہدری عبد اللطیف صاحب	حلقہ غلام محمد آباد	۳۰
۷	مسز چوہدری غلام [illegible] ساہی صاحبہ	حلقہ مسلم پارک	۳۰
۸	نسیمہ طاہرہ صاحبہ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ	" " "	۱۰
۹	سمیعہ انجم گورایہ " " "	فیصل آباد شہر	۱۵
۱۰	سعدیہ۔ رابعہ بنت چوہدری اعجاز احمد صاحب	حلقہ جناح کالونی	۱۰
۱۱	صائمہ بنت چوہدری بشارت احمد صاحب	حلقہ گلبرگ کالونی	۵
۱۲	رافعہ مبارکہ۔ مبشرہ بنت چوہدری صفدر احمد	" "	۲۰
۱۳	وحیدہ بنت عبد الحی ڈوگر صاحب	" "	۱۰
۱۴	ناصرات الاحمدیہ فیصل آباد شہر		۱۰۰
۱۵	محترمہ طیبہ سلطانہ بخاری صاحبہ سیکرٹری ناصرات	حلقہ پیپلز کالونی نمبر ۱	۱۰
۱۶	امۃ الباسط " "	سمن آباد	۱۰
۱۷	قمر النساء اہلیہ ملک مشتاق احمد صاحب سیکرٹری ناصرات	حلقہ غلام محمد آباد	۱۰
۱۸	فریدہ جبین صاحبہ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ	کریم نگر	۱۰
۱۹	نسرین اختر " "	مسجد فضل	۱۰

دعائے مغفرت

۱۔ مکرم ناظر حسین صاحب ولد مستری محمد ابراہیم صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا بیٹا عزیزم محمود احمد ۲۶ اکتوبر کو بتقضائے الٰہی وفات پا گیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کی عمر وفات کے وقت ۱۵ سال کی تھی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ والدین کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔

۲۔ ہمارے مخلص دوست مکرم چوہدری سعید احمد صاحب برادر اصغر حاجی سلطان احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ چند یوم ہوئے بتقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کے بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو اور کفیل ہو۔ آمین۔

(مستری اللہ دتہ کرتو ضلع شیخوپورہ)

جلسہ سالانہ کے ایام قریب آ رہے ہیں۔ ازراہ کرم چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

(ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۲۳)

مکرم	چوہدری ریاض العزیز صاحب	نیلا گنبد لاہور	۵۰/-	روپے
"	اعجاز احمد صاحب	" "	۱۰/-	"
"	منظور احمد صاحب	" "	۵/-	"
"	عبدالحمید صاحب قریشی	" "	۱۰/-	"
"	محمد یونس چغتائی صاحب	" "	۵/-	"
محترمہ	اہلیہ بشیر احمد صاحب	" "	۵/-	"
"	بیگم منیر احمد صاحب	" "	۱۰/-	"
"	اہلیہ مقصود احمد صاحب	" "	۱۰/-	"
"	" عبدالوحید صاحب سلیم	" "	۳۰/-	"
مکرم	میاں محمد شریف صاحب	" "	۸۰/-	"
محترمہ	اہلیہ قاضی محمود احمد صاحب	" "	۲۰/-	"
مکرم	چوہدری نذیر احمد صاحب	" "	۵۰۰/-	"
"	قاضی عبدالسمیع صاحب	" "	۱۰/-	"
محترمہ	والدہ قاضی عبدالرشید صاحب	" "	۱۰/-	"
مکرم	عبدالمجید صاحب	" "	۱۰/-	"
محترمہ	نعیمہ جمیل صاحبہ	" "	۲۵/-	"
مکرم	ظہور احمد صاحب	" "	۲۰/-	"
"	قاضی عبدالرشید صاحب	" "	۲۰/-	"
"	حامد علی خاں صاحب	" "	۲۰/-	"
محترمہ	فرزانہ تبسم صاحبہ	" "	۲۰۰/-	"
"	امۃ القیوم اہلیہ داؤد احمد صاحب	" "	۱۰/-	"
مکرم	ملک سیف اللہ خاں صاحب	" "	۵۰/-	"
"	حبیب اللہ خاں صاحب مرحوم	" "	۵۰/-	"
"	شیخ مجاہد اکرام صاحب	" "	۵۰/-	"
"	چوہدری وحید سلیم صاحب ایڈووکیٹ	" "	۱۰۰/-	"
"	عطاء اللہ صاحب	محمد نگر "	۱۰/-	"
"	چوہدری فتح محمد صاحب	" "	۳۰/-	"
"	وحید سلیم صاحب	" "	۳۵/-	"
محترمہ	بیگم چوہدری فتح محمد صاحب	" "	۱۲۴/۷۵	"
"	مظفرہ بشیر صاحبہ	" "	۳۵/-	"
مکرم	عطاء اللہ صاحب نثار	" "	۴۰/-	"
"	مرزا ریحان احمد صاحب	" "	۴۰/-	"
محترمہ	بیگم صاحبہ محمد شریف صاحب جنجوعہ	" "	۱۵۰/-	"
"	فہمیدہ بیگم صاحبہ	" "	۵۰/-	"
"	امۃ الباسط صاحبہ	" "	۲۰/-	"
"	اہلیہ چوہدری وحید سلیم صاحب	" "	۲۰/-	"
"	والدہ صاحبہ " "	" "	۱۵/-	"
"	نجمہ وحید صاحبہ	" "	۱۰/-	"
مکرم	عامر وحید صاحب	" "	۱۰/-	"
"	شمیم وحید صاحب	" "	۱۰/-	"
"	طارق وحید صاحب	" "	۱۰/-	"
"	مرزا محمود احمد صاحب	" "	۱۵/-	"
محترمہ	طیبہ طاہر صاحبہ	" "	۴۰/-	"
مکرم	ڈاکٹر نسیم احمد صاحب	" "	۵۰/-	"
مکرم	ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب	ماڈل ٹاؤن لاہور	۲۰/-	روپے
مکرم	طاہر احمد صاحب	" "	۵۰/-	"
"	شفیق احمد صاحب ملک	" "	۵۵/-	"
"	رانا نبی احمد خاں صاحب	" "	۵/-	"
"	چوہدری عبدالحمید صاحب	" "	۲۰/-	"
"	ناصر احمد صاحب کاہلوں	" "	۵۰/-	"
"	سلطان ہارون صاحب معرفت آغا سیف اللہ صاحب	" "	۱۰۰/-	"

(باقی)

تخلیق کائنات کا عمل پیہم

بقیہ صفحہ ۴

کیونکہ یہ تقدیر الٰہی کے اصول میں شامل ہے کہ جزئی عرصہ کو کل عرصہ میں شمار کر لیا جاتا ہے اس طرح جزو کو مکمل کی نیابتی حیثیت مل جاتی ہے مگر وہ جز و کل سے الگ شمار نہیں ہوتے جیسے درخت برگ و بار سمیت اکائی شمار ہوتا ہے۔ ہم یہاں ثبوت میں جانا نہیں چاہتے دوسرے ممکن ہے ہر پچاس ہزار سال کے درمیان کوئی وقفہ بھی پیدا ہوتا رہا ہو۔ اور وہ وقفہ سابقہ مدت میں مدغم کر دیا جاتا ہو کیونکہ آیہ مبارکہ سے قطعی تسلسل ادوار کے وقوع کا پتہ نہیں چلتا۔

یہ صورت حال تخلیق آدم کے دوسرے دور میں نظر آتی ہے۔ تخلیق آدم اپنی عظمت کے لحاظ سے تخلیقات عوالم کا سربستہ راز ہے اور وہ اپنی حقیقت ذاتی کے باعث دیگر انواع تخلیق سے بڑھا ہوا ہے اور مافوق الفطرت اکائی۔ نوع آدم کے حصہ میں طبعاً روز ازل سے کارہائے نمایاں خوبصورت لطیف پھولوں کے گوشہ کی مانند اس کی پیشانی پر شمع نور بن کر چمکتے ہیں اور آئندہ پھیلنے والی میٹھی میٹھی خوشبوؤں کا پتہ دیتے رہے اس بنا پر نوع آدم کا عرصہ حیات محض تخلیق و تکوین تک محدود نہ رہا۔ بلکہ اس کی باطنی استعدادوں صفات حسنہ اور روشن کردار سے عالم حیات میں مزید عرصہ حیات کا مقتضی ہوا تاکہ وہ اس عالم عجیبہ و غریبہ میں ان پر کمالات کا مظاہرہ کر سکے۔ چنانچہ انسان یہ کام بڑی دلجمعی، دلچسپی اور صبر و سکون سے کر رہا ہے اور کائنات کے حقائق سے نوع آدم کو روشناس کر کے حقیقت مطلقہ کے چہرے پر سے پردے اٹھا۔ اٹھا کر حقیقت مطلقہ کے رخساروں، پستانوں، آنکھوں، خوبصورت ہونٹوں غرضیکہ سارے قد و قامت کو حسن کی رنگینیوں سمیت پیش کر رہا ہے وہ ان پر محبت سے باہم گفتگو کرتا ہے رات کی تنہائیوں میں وہ عشق و محبت کی بزم فروزاں کرتا ہے اور دونوں کی زندگی میں بارہا وہ وقت آتے ہیں کہ ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

اسی طرح وہ فنائیت کے مقام پر کھڑا ہو کر اپنے یار کے دیدار اور اسی کی محبت میں فنا ہو جاتا ہے لہٰذا مخلوق کی ہدایت کے لئے نہ معلوم کتنے پچاس ہزار کی مدت کا اضافہ ہوتا رہے مگر یہ زائد عرصہ نوع آدم کے عرصہ حیات میں ہی شمار ہوگا کیونکہ انتشار علوم کا کام در اصل ساری دنیا کی تخلیق و تکوین کا نتیجہ ہے اس لئے جملہ انواع تخلیق اس کام میں مدد و معاون کی حیثیت سے کام کر کے اپنا فرض منصبی بجا لا رہی ہے جس سے وہ انکار نہیں کر سکتیں۔ وما توفیقی الا باللہ

⊙

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سپین میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھے جانے کی تقریب

(بقیہ صفحہ اوّل)

سنگ بنیاد رکھنے کی ساعت سعد

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ اس جگہ تشریف لائے جہاں مسجد کا محراب ہے۔ مکرم و محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن امریکہ نے چیس سے سے بنا ہوا وہ پتھر اپنے دونوں ہاتھوں میں اٹھا رکھا تھا۔ جو خدا کے پاک نے سنگ بنیاد کے طور پر نصب فرمانا تھا۔ سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ نے درد بھری عاجزانہ دعاؤں اور رقت آمیز ذکر الٰہی کے درمیان اپنا دایاں ہاتھ جس کی انگلی میں آپ نے انگوٹھی پہن رکھی تھی اس پتھر پر رکھا اور فرمایا۔

"یہ حضرت بانی سلسلہ کی انگوٹھی ہے۔ اس سے میں برکت لوں گا۔"

اس مبارک انگوٹھی پر حسن کا الہام "الیس اللہ بکافٍ عبدہ" لکھا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد و تعوذ کے بعد قرآنی آیات

وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ..... اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

تلاوت فرمائیں اور متعدد قرآنی دعائیں رقت آمیز لہجہ میں دہراتے ہوئے یہ دعا بھی فرمائی۔ و احیانا بعیانہ و نورنا بنورہ کہ اے خدا ہمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقے زندگی عطا فرما اور آپ کے نور سے ہمیں نور عطا فرما۔ نیز تین مرتبہ فرمایا اسلمنا یا رب العالمین کہ اے رب العالمین ہم تیری فرمانبرداری کرتے ہیں۔

پیارے آقا ایدہ اللہ نے انتہائی درد و سوز سے بار بار یہ دعا کی

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

اور یہی دعا فرماتے ہوئے مسجد کا بنیادی پتھر نصب فرمایا۔ بعدہ حضرت سیدہ محترمہ بیگم صاحبہ مدّ ظلہا نے دوسرا پتھر نصب کیا۔ تیسرے نمبر پر حضرت اقدس ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت و احسان اس عاجز کو پتھر رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

بعدہ مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر مبلغ انچارج امریکہ مشن۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مشنری انچارج برطانیہ۔ مکرم کمال یوسف صاحب مبلغ انچارج ناروے۔ مکرم منیر الدین صاحب مبلغ انچارج سویڈن۔ مکرم نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج سوئٹزرلینڈ۔ مکرم نواب منصور احمد خان صاحب مبلغ انچارج جرمنی۔ مکرم لئیق احمد صاحب طاہر ہیمبرگ مشن۔ مکرم مسٹر ہنسن صاحب ڈنمارک۔ مکرم منیر الدین صاحب شمس لنڈن مشن۔ مکرم اللہ بخش صاحب صادق انچارج مشن ہالینڈ۔ مکرم مولوی صالح محمد صاحب بلجیم۔ مکرم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ پاکستان۔ مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سکرٹری۔ مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بطور نمائندہ خدام الاحمدیہ نے پتھر نصب کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور اقدس نے آرکیٹیکٹ Jose Lopez کو جنہوں نے مسجد و مشن ہاؤس کا نقشہ تیار کیا ہے پتھر رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ اسی طرح سردار منیر احمد صاحب آف لنڈن احمدی آرکیٹیکٹ کو بھی ایک پتھر رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ قصبہ پیدرو آباد کی سب سے سب سے معمر عورت آکر پتھر رکھے چنانچہ SRA MADALENA LOPE RUIZ کو پتھر رکھنے کا موقعہ ملا۔ اس کے بعد حضور نے بلند آواز سے فرمایا کہ سب سے کم سن بچہ کو لایا جائے۔ چنانچہ ایک خاتون اپنے بچہ کو جس کا نام JOSE OSUNA SALINA ہے لے کر بڑھیں اور پتھر کو بچہ کا ہاتھ لگوا کر نصب کیا۔ اس پر قصبہ کے لوگوں نے تالیاں بجا بجا کر خوشی کا اظہار کیا۔

بعدہ ہسپانوی احمدی مسلمان مکرم عبدالکریم صاحب بانا اور مکرم محمد احمد صاحب (JOSE LOPE) اور مکرم عبدالستار خان صاحب مبلغ سلسلہ کو بنیادی پتھر نصب کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

اس ساری تقریب کے دوران جملہ احباب بلند بار یار لا الٰہ الا اللہ کا ورد فرماتے رہے اور وقفہ وقفہ کے بعد یہ کلمات بھی دہراتے رہے۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین اور تمام احباب جماعت بھی بلند آواز سے ان مبارک کلمات کو ساتھ ساتھ دہراتے جاتے۔ پیارے آقا کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ محبت و پیار اور خوشی سے معمور وقت تھا۔ ہر پاک دل پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہو رہی تھیں۔ ہر روحانی آنکھ خلیفۃ اللہ کے نور سے منور ہو رہی تھی۔ باغ احمد کے مبارک درخت وجود کی سرسبز شاخیں پھلوں اور پھولوں سے لدی ہوئی حسین و خوشنما منظر پیش کر رہی تھیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جا رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ ..... کے مطابق اسلام کے احیاء اور قیام شریعت کے لئے سیدنا حضرت کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ کے بعد روحانی خلافت حقہ کا سلسلہ جاری کیا۔ اور ۹ اکتوبر کے مبارک دن کو بعد دوپہر چار بجے احمدی کے حقہ اور قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر سپین کی سرزمین اسلام کے غلبہ اور فتح کی بنیاد رکھ رہے تھے۔

اے اللہ تو ہماری دردمندانہ اور عاجزانہ دعاؤں کو سن اور مسجد کی تعمیر خیر و خوبی کے ساتھ انجام پائے اور پھر اسے آباد کرنے کے لئے آسمان سے فرشتے نازل فرما (آمین ثم آمین) اور مسجد کے جو اغراض و مقاصد ہیں انہیں پورا فرما۔ آمین اللّٰھم آمین (باقی)

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ فرماتے ہیں:۔

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں۔ مگر وہ دن آ رہے ہیں۔ اور وہ زمانہ آنے والا ہے۔ جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہوگی۔ لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔"

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

اچھے دانت اعلیٰ صحت کی ضمانت ہیں

کیریز (دانتوں کے گھن کے لئے)	ANTI CARIES.	15/-
پائیوریا (مسوڑھے کے لئے)	ANTI PYORRHEA	15/-
دانت درد کے لئے	TOOTH CURE	2/-

استعمال کیجئے اور ان بیماریوں سے نجات پائیے۔ لٹریچر مفت

کیور ٹومیڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان — لاہور — کراچی

ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

توجہ فرمائیں

حدود کمیٹی ربوہ کے اندر اور محلہ جات میں رہائشی پلاٹس برائے فروخت موجود ہیں۔ بیرون حدود کمیٹی ربوہ رہائشی پلاٹ زرعی زمین کی خرید کے لئے خدمت کا موقعہ عطا فرمائیں۔

مرزا عبدالسمیع پروپرائیٹر ۵۴۲ محمود پراپرٹی ڈیلر رحمت بازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴